

الحمد لله والمنة که درین زمان مهینت جوان

اختر مبین

فی نجف

مدح خیر المرسلین

خمسه تصنیف بهر سپه خوری رشک خاقانی و انوری جناب مولوی سید  
محمد کاظم حسین صاحب شیفه کشتوری بر قصیده نعتیه سرمد اهل کاشاعر اعیان  
جناب مولوی محمد حسن صاحب محسن کاکوروی

در مطبع گلزار دکن بایه تمام یوسفیان بلده حیدرآباد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷  
 گل کو شکر نہ کہنے پہ پیا غنچہ دوان گل  
 باستان بی بی توین دل سحر بیان سحر گل  
 قزبان بول رہا ہیں بیان سحر گل  
 سر زمین اشہان کرین شکر قزبان گل

جاکے جتنا پہ نہنا بھی ہے اک طول ال

۱۸  
 آج کل ہندوین سنا سنا چکا ہے گل  
 جا بجا کرتے ہیں شکر بھرے بن گل  
 ہندو چرنے والے سب جڑیں پر پھیل  
 بہت کاٹتی ہے چلا چلا بے شکر باب گل

برق کی مانند ہے پر لاتی ہے صبا لگا گل

۵۴  
 بخت بدی تو خین جہم جو بدین کین  
 بجاو کن کیا کر نہ ہے چل جاو کن ابجا  
 جو کس کو نوادار کن دشمن میں ابجا  
 جزوئی ہوئی آئی ہے بہان میں ابجا

کہ چلے آئے ہیں تیرے کو ہو ابر بادل

۵۵  
 مچ کوسو فلک آئے کہ جو تہ ڈالی  
 نذر ویش کا کیا نہ شفق کی لالی  
 ابر بڑے عجب غم میں گم ہائی  
 کاسے کوں نظر آئی ہیں گم ہائی

ہند کیا ساری خدائی میں تو نگاہے عمل

۵۶  
 ایک کج فز سب بات کے خالق کی نہا  
 ایک اندھیر سچا ہوئے شام دیگا  
 ساتھ صفت نسبت چائی سب باران کی سپاہ  
 جانبے ہوئی سب باران کی سپاہ

ابھیں کعبہ میں قبضہ کرین لات و میل

۵۷  
 جو کس سب کج فز ہوئی راہ کج  
 کج فز کج فز کج فز کج فز کج فز  
 ہر نہایت فز کج فز کج فز کج فز  
 دیکھ کر کج فز کج فز کج فز کج فز

ابر چوٹی کا برمن ہے پیر آگ میں جہل

عبدالولی کی ہریت کو جلو میں عالم  
ماہر زور کا کھنے کو عطا در در اقام  
تو بخت میں یہ کمال نہیں بوجہ عالم  
ہر پنجاب بلا طمع ہے اعلیٰ عالم

برق بنگا نہ عظمت میں گور نہ جزل

ماہر کیا ہے اس کی افادہ دہی  
کے باران سے ہے نشوونما دہی  
سات دن دم کر کے چہرے چھڑی  
بیکلا آٹھ پہر میں کبھی دو چار گھڑی

پندرہ روز ہو سے پانی کو گل گل

۴۹  
ہر چار کی زبردستی جاری جی بخن  
ابو ذوقان کے سر پر خورجی جانا ہر  
ادھکا جی میں گزرا غرضت میں  
کچھ بھگتا کچھ کھنکھاتا کچھ کھنکھاتا

سینہ تنگ میں دل گوپون کا ہے بیکل

۵۰  
ہندو گنگا کی طرف سے کوہین  
اور کھانیکوہ سے کوہین  
پانی آگ کو لینے سے کوہین  
راکھیاں کے سونوں کی برہمن

تار بارش کا جو ڈوڈو کوئی ساعت کوئی مل

۱۷  
 نو سادوں کی صلیبیں کہیں نہ تھوڑا  
 گردن منہ سے کچھ نہیں بھی غلیظ  
 یوں پہنچ گئی من اول کر گنگا  
 کہی سیلا تھا بندہ کجی دریا

نہ بچا کوئی محافہ نہ کوئی رتھ نہ ہل

۱۸  
 آنجا تو بن جو ہرست سی بادل کو  
 وہ ہے تار پٹ بونڈی کو بن لالے  
 نہ بان بارہم میں اور چڑھے میں نالو  
 توڑی جانے میں گنگا میں بارس والو

نوجوانوں کا سینہ چر ایہ بڑھوا منگل

۱۹  
 دھڑک کر کہاں باد صبا کے جھونکے  
 بڑھ گئے خلق میں آہ غائب کے جھونکے  
 آجی خست کی جلتی میں باد کے جھونکے  
 پتہ بالا کہے تپتہ میں ہوا کے جھونکے

بڑی بھادوں کے نکلنے میں سہر گنگا جل

۲۰  
 خضر خج کے طوفان کی برقی شعل  
 ایجا ریاست گئے نہ دیکھی نہ سنی  
 دیکھو عالم بالا کی جی صوفت بدلی  
 کبھی مذہبی کبھی اپنی جھیلی نہ ہو کی شنی

بھرا خضر میں ملاحم سے پڑی ہر لیل

۵۷  
 ابرو پلخیانی آراں پریشان حالی  
 کبکٹ پیل سوچاں گلستان خالی  
 انقلابوں کی جی بنیاد اچانے ڈالی  
 قمریان کتنی ہیں بجا سو نرج حالی

لالہ باغ سے ہندو فلک سیم کس

۵۸  
 کیا جنون خیزندہ طیر کہ خالق کی اما  
 مثل جنوں کی توبہ جانے نہیں انسان  
 تو رکھوں کہیں ابو عبیدہ اچیان  
 شب کو برآمد میرین بواہل کو نہان

بیلی محل میں ہڈاڑا ہوئے سنہ پر پائل

۵۹  
 وہ غلط شہر طاری عجیب عجیب  
 اہل سلام کا ہو گا ذرا بیان تک  
 کیا ہی جو بن گا لائی کر حیل تک  
 نہ بکھرے کھڑے سے آٹھائی گھنٹ

چشم کا فرین لگای ہو کا فر کا حل

۶۰  
 وضع کردن بیان میں نین چکا کہ  
 یکروزن رنگ برتائی ہو تو فرات  
 آنے جاؤں میں جناب دل تو بیوہا ہی ہویت  
 جو کیا جیس کے چرخ لگای ہے جیوت

یا کہیراگی ہو بہت پر بچا ہی کتل

۹۷  
بنگایت کی عطا کرد و خالی نہ ہند  
جنگا نظر خالی نہ ہو  
نہی چاہیے غائب نہ نظر نہ رہد  
شعب ہناب نظر است نہ دیکھو نہ دیکھو

ہو یہ اندھیر چاہی ہو تاثیر ز حل

۹۸  
نہی چاہیے اگر کل کو کھلائی نہ ہند  
نہی چاہیے اگر کل کو کھلائی نہ ہند  
نہی چاہیے اگر کل کو کھلائی نہ ہند  
نہی چاہیے اگر کل کو کھلائی نہ ہند

گر چہ پروانہ بھی دھڑھڑاؤ سی لکیر مشعل

۹۹  
ہو کیا دی زین گرد و کثرت میں نہان  
مردم اس کے ہو خاندانہ حیرت میں نہان  
نہی چاہیے اگر کل کو کھلائی نہ ہند  
نہی چاہیے اگر کل کو کھلائی نہ ہند

چشم خوشید جهان بین مین ہن آثار سل

۱۰۰  
نہی چاہیے اگر کل کو کھلائی نہ ہند  
نہی چاہیے اگر کل کو کھلائی نہ ہند  
نہی چاہیے اگر کل کو کھلائی نہ ہند  
نہی چاہیے اگر کل کو کھلائی نہ ہند

جگیا منزل خود شید کی چھتر میں حل

۴۴  
 جو سب باجی کی بجالت ہو گئی تھی  
 جابر چلتا ہی پہنچا ہی جبکہ بے بطوری  
 لاکھ ہونی میں دانی کی ہو زمین و پر  
 ابرجی چل نہیں سکتا وہ اندھیرا ہے

برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لا ناشعل

۴۵  
 غمی جو تباہ کیا ہے کون تباہ کیا  
 کر چمن کا باہر بھی چکا ہے یہ کی  
 لاکھ بچنے کا ہو قصد مگر جانہ کی  
 جھٹ گئی بجلی چراودہ آدھی

قلعہ چرخ میں ہی ہول بھلیاں بادل

۴۶  
 نالہ گئے کہیں شش بجے ماتی تاثیر  
 دل دبیرین شش بجے ماتی تاثیر  
 استفصل بھری ہے بھائی تاثیر  
 نہیں یہ سب ماتی یہ دکھائی تاثیر

رز محلول ہے غلڑ تو کھل رہے منقل

۴۷  
 کوئی بھوکا جو صبا کا کبھی آجاتا ہے  
 صاف نئی طرح غمیدہوں کو بنا جاتا ہے  
 کبھی طائر مثال آرا جاتا ہے  
 یہ اپنے آپ نہون کے بہا جاتا ہے

ہے تصویر سو گرنا نہ کہیں دیکھ بھل



۴۴  
 سبیل میں آوینا گزین مسند  
 ہو گیا چاندنی کا کھیت بھی یک شمس  
 بڑھا جاسے عجب کیا ہے زمین پر پوئی  
 نہ جہ نہ شود نہ کا کسے نہ سارہ پوئی

شہنشاہ میں کا کہشان کے نکل آئی کوئل

۴۵  
 باغ میں گیت کی چھوڑ کے کھسار  
 ارطاس میں جنگ کے بغیر گلزار  
 کاہن آئی ہے تمہیں کی صدا یہ ہر بار  
 کوہ پتو کی پتو کی پتو کی پتو کی پتو

دیدہ زگس شہلا کو نہ سمجھو احوال

۴۶  
 صوفت چھوٹے ہے نغمہ تمہیں سدا  
 عارض پار کے ہر گل میں ہیں پیدا انداز  
 طوکل اگر سیوے ساسکی جا اورانی پرواز  
 خضر فرائے تین نہیں یوزی عمر دراز

پھول سو کہتو ہیں پھلتا رہے گلزار امل

۴۷  
 انداز اسے اعجاز ہے سمیٹن  
 رنگ تازہ ہو کے نر و نصیبین  
 پھول مناب کے ہیں باغ میں رہن  
 خطراتان ہے شہسباز نرسین

نخل آؤ می می سے ٹپکتا ہے غسل

۳۵  
 اپنی خوبی کے بڑھاتے چاہاں سبز  
 سبز رنگوں کا اودھانے کہیں دل سبز  
 لہلہاتا ہوا دیکھو بس جل سبز  
 لہریں لہتا ہے جو چلی کے نقاب سبز

چرخ پر باد لا پھیلا ہے زمین پر محل

۳۶  
 نگار زمین پر ہے جو گل گل  
 آس کی سطح کو سجھوین شہر صفحہ زر  
 پناہ بخشی قدرت کا مطلق دفتر  
 جگہ پر ہے زمین جو کہیں بنی ہو نظر

صحف گل کے حواشی پہ طلائی جدول

۳۷  
 لکھتے باغ میں لالہ جو بادھی ہون  
 سورب ناچ میں مشغول ہیں گلی نے پرن  
 گر و غور و نور و نون ہے سپر کا حن  
 ہنر بان مصف چین بن ہے سورب میں چین

طلویون کی ہو جو زمین تو بیل کی غزل

۳۸  
 گل گل کی باد گل گل کی باد  
 خودی شہر چلا آتا ہے نئی لہجہ  
 سن پالہ گل کے جو گردل ہے اب  
 تخت طاوی گلشن ہے سایہ کی باد

پتھر کھونے ہو وزن شہر گل پر یہ منہ بصل

۴۵  
گل سون پر آبل حبش کے گلان  
ریبون کی بھی شباہت شقائق عیان  
کریاں خون کی ہیں سب سے اجلاں  
جھڑت دیکھو جیسے کی کھلی ہیں کلیان

لوگ کہتے ہیں کہ نے ہیں فرنگی کو نسل

۴۶  
کیا بیکرہ فصل بہاری شریہ  
سطح و طاس حسین کی تصویر  
دوق آئینہ موتی پائل خاصہ کی تصویر  
آہ فری میں مزا اور سرسبز زمین تابہ

سرمین دیکھو پھول آنکے پھول میں پھل

۴۷  
ایچ پڑی نیم چری سبکست گل  
دھڑن فاختہ پر غمہ لکھن  
سیر تفریح کو سامان ہیں مہیا باد گل  
شاخ پھول میں بندش میں ہیں چو نہیں

سب ہوا کھاتے ہیں گلشن سوار اور پیدل

۴۸  
باغبان کی کی ہے جو دا جب تکمیر  
شان پربار چلے براد کے زبیر  
گل سوار میں اسنادہ یاد کے نور  
پھول ٹوٹی ہوئی چھری رو شون چور

یا شرکے میں تھلے ہوئے گلگون کو تل

۳۹  
ایسی سبز رختوں کا کھائیں خنیں  
حضرت خضرؑ نے انھیں کھائیں خنیں  
نخل آگاہی سے تازہ پڑھائیں خنیں  
نخل آگاہی سے نکل آئیں خنیں

حسرت خضر زین نظر آتا ہے نخل

۴۰  
بستہ بنیابی دل و چہرہ کی طرح  
کھانڈا سے ہیں کہ افست کے شر کے  
میں چھو جگہ کے میں پائے کے شر کے  
ماٹھ سا تھا آنے میں ناو کی جگہ کے

شجرہ آہ رسا میں نخل آئی کو کچل

۴۱  
خنی خنی جان میں جی شوی ہو خنب  
طاہر رنگ شمع جس ہے محبوب  
ہو گیا نکل حسینا تین تیرے حب  
سبز خضر سے عجب ہوئے لگی سرب

چمن جن ہو لال اوڑگے بنکر ہر نل

۴۲  
جو بیل جو پورا پورا ہے ان کی طرح  
ترخ و تیرا پورا مرخ خلیج  
مردم و خنکو ہو کے انسان کی طرح  
صاف آبادہ پرواز ہے نشان کی طرح

پر لگائے ہوئے نکلان صنم سے کابل

۴۴

دوبیل کا ضیاء ہوا باغ کے دور  
پھول بین جا چڑھا کے ہو کر غریب  
انداغ دیاں نضل بین جو شش سرد  
خندہ گل قلابین سے ہو آشور نشور

۴۵

نایابی کا ہو بند ہے ہو دھیمی سی تپا  
جنگ آواز طرب خیر ہے پیدا ہوا  
بلبلین مگلی گلابین ہوا جوش بہار  
شاخ نشستا دیندہ سی کے کہو چھری ملار

کیا عجب ہے جو پریشان ہے خواب گل

نوں ہلالان گلستان کو سنا ہے غزل

۴۶

مست عین بن چار پیرین ہے  
آخر طالب دیدار عجب پیرین ہے  
غائب تک حرمین آیا عجب پیرین ہے  
مزدگردش میں گزرا عجب پیرین ہے

۴۷

دور نام ہے طرفِ خشکی و دریا بادل  
کیا ہے طوفان اٹھا کر پہ مٹی بادل  
نہیں تھکنا چو کچھ دل میں سوچا بادل  
سنت گاشی کو گیا جانبِ متھرا بادل

سرمہ ہے نیند مری دیدہ بیدار کھل

تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی بہمن آباد ل

۴۴۰

موسم گل تین ہو کیا رنگ بد بنا بادل  
کبھی کلا ہے کہی منت جو رابادل  
بہن کئے لگے ہو کوئی دینے تابل  
سمت کاشی کر کیا جانب منظر بادل

بج میں آج سرکیش ہو کلا بادل

۴۴۱

کچھ چھپیر ہے چھپو ہے جو بھڑ بادل  
اب کھلا لگا کوئی تازہ شگوفہ بادل  
بن دوان کو نہ کر کے کہیں شہید بادل  
خوب چھایا ہو سرگرمی و منظر بادل

رنگ میں آج کھیا کے ہے ڈوبا بادل

۴۴۲

آج تو غائب ہو کے ہو نکھرا بادل  
دیکھو آتا ہے کیسے ٹھاٹھ نہالا بادل  
سور کئے ہیں بنا ہے کوئی دو ٹھابادل  
نہا ہوں گا لیے ساٹھ ہے ڈولا بادل

برق کتنی ہے مبارک تجھ سہرا بادل

۴۴۳

گل میں غور بہارا آئی ہو ہے جی  
کوئی زرداری کی ہے گردین چاندی  
چشم نے بھی یہ سینہ دیکھی ہو گی  
سلح افلاک نظر آتی ہے گنگا

روپ بکلی کا سہرا ہو پہلا بادل

۱۴۵

وہی عالم بالا جو بہت بڑا ہے  
 شہسوار کی سی بھی انداز پر دکھاتا ہے  
 اپنی عالی پوش ہوتا ہوا ترانا ہے  
 چرخ چلی کی چل پھر سے نظر آتا ہے

سبزہ چمکے ہلاتا ہوا برچھا بادل

۱۴۶

جس میں تائیر سے مہر ہو چرخ زمین  
 قریب باران کے نظر آنے لگے زمین  
 بچ آب میں رہیں آخر کیا کھین  
 شکر چھینا ہے کھینے کا

تو قسم کھا کر اٹھا ہو گنگا بادل

۱۴۷

حال کیسی شیرم رنگ جاب کیون  
 خال کی شکل شیش مٹ جاب کیون  
 رختی مہر جانا کی گھٹ جاب کیون  
 بچل دو چار قدم چلے پٹ جاب کیون

دہ اندھیرا ہو کہ پھرتا ہے جھکتا بادل

۱۴۸

آسمان زمین کا ہے بیدل نقشہ  
 آجکل حسن بد بھر کا آخر چمکا  
 لالہ چو لالہ بنا وادی امین  
 شہنشاہ مہر کے کس زریں گلے سے دریا

پر تو برن سے ہے سونے کا بھر بادل

۵۵  
 جج اک ماہ قلعہ مجھے چھوڑ دیں  
 چشمِ دل کی شرافت ہو از گشت  
 طوفانِ ہوا آنسو دینِ پیکرِ دل  
 میری آنکھوں میں سما نہیں جوینِ حشر

کسی بیدر کو دکھلا کر شہا بادل

۵۶  
 بھرجان میں بلی ہوئی حالتِ بلی  
 آنکھیں مٹی ہیں تو کسے نہیں چرکِ آگ کی  
 طوفانِ مینِ تیاب میں یہ دنیا بی  
 دلِ تیاب کی ادنیٰ سی چپ ہو چکی

چشمِ آب کا ہے لپکے شہا بادل

۵۷  
 کہہ موقوف کر سنا چکنا۔ جلی  
 کسو پر نہ دکھلائی ہے شہا جلی  
 ابر کیا چیز ہے بتلاؤں نصین کیا جلی  
 طیشِ دل کا اڑا یا ہوا نقشِ جلی

چشمِ پر آب کا دہو یا ہوا خا کا بادل

۵۸  
 دعویٰ کر رہے ہو کہ کاؤر اساتے آؤ  
 اور پانی کے عوض خونِ جی دم بھر رہا  
 اتنی قدرت نہیں چرخِ بھلا کیسے  
 اپنی نظر فیون کو لاؤ فلکِ جبرِ جاب

میری آنکھوں کا ہوا تو تر ہو صدمہ بادل



۵۹

تجربہ سب سے پہلے  
 تجھ کو علم طرف سے زہار نہیں تو نصیب  
 ترنیت میں نہ روایاں کیا رہیں  
 کچھ نہیں کھیل رہیں جو کچھ یہ کائنات

یہ مراد ہے یہ میرا ہے کلجا بادل

۶۰

نیل کھل کے نہیں  
 اقباب اس کے بیخاں ہجرت  
 باجر تازہ یہ البتہ ہے عورت  
 جا غم خاک پر ہوا ہے کبریا

یہ آگ ہے تیار دے کاندہ جا بادل

۶۱

سب تک کہ جسم بوجھان سکرانی  
 دوستی سالی و طرب بھی ہو جانی  
 بھی کجاشوں کی دزدوں کی طرف غیبیانی  
 راجہ اندر ہے پر خانیہ سے کا پانی

نغمہ نے کامریش کنیا بادل

۶۲

نادر و بیست ساقی تین لائے مرے  
 تیرے تیری کے تیرے تیرے  
 سست نہ بنوں کے بھلاؤ پر  
 تیرے تیرے تیرے تیرے

پیشکش و کرتا ہے شمار ابدال

۷۳  
تینقہ سونچ وراہولی سہی باری  
جاں ساتھ محبت کی رہی باری  
آہ ذوال سے شکر نہ آئے انسو جاری  
دیکھتا کرکین محسن کی فغان واری

نہ اگر جتا بھی ایسا نہ برستا بادل

۷۴  
مطلع نامی گلستان و جبل  
پھر ہوا دلو لہ لہ چڑھائی پھل  
فلک پہلے ہفتون کی چڑھائی پھل  
آتش نیکے بڑھی مہیج بجز پھل  
چراغ خالصہ سید و کبریا فہر پھل

کہ ہو چکرے میں شنگو کا دماغ مختل

۷۵  
دوہم سے عدا کا آثار بجا کر آیا  
دفتار بان کو شراست سے جلا کر آیا  
کوہ سارو نیچے کی اک شور چا کر آیا  
نہین اب سہیت چہ چا کر آیا

جام خورشید مع یکدہ ہرچ مسل

۷۶  
پیشتر زین اس فصل میں چرب  
تخت چھبے چھبے کی چھبے کی باب  
جو کوئی ساغر بلور کہ نیل و سرب  
چشم کشش میں گلابی ہو کہ چلو گلاب

پھول کیوڑ کا کھلا ہو کہ کھلی ہو پھول

۷۷  
 نظر آکھیں تی میں آنگور کا چہر  
 شمع الاک طبعیت پر لگی گویا دیو  
 جی بر آوی نہیں توں تھماری کی کھٹیر  
 جا بجا بدہ کہتے ہیں کہ زندون کو تو چہر

دست بچام سے کتھو میں کھجور کچ نہ مل

۷۸  
 بدہ دن کھٹے کٹے تھاکے تہا دریا  
 فیض کے مقام پہلے بادہ کتھی ہو جانا  
 نہ کہ پھیل جو زندون نہیں تھارے  
 کہوں کہ تو بڑی سنگدلی سے پس

کشتی محو کو بنیا مرستی نے کھل

۷۹  
 غمناں میں سودا گارنے کی  
 فوٹاوس کو پورے فیض کے دکھلانے کی  
 خندہ زن پھول میں شادی ہو بار بار کی  
 کیسی فسردگی کیا بات ہو مہجانی کی

غنجہ کہتا ہو لچالو سو کہ گلشن سے نکل

۸۰  
 سلطع علیہ فیاض بہاری کا پتہ تک  
 پیر کر دن کی ہونے غفلت جیو دیکھ کر رنگ  
 جو غمغذ و ناخوشین میں ہو بڑی اسی رنگ  
 سیرینشت کی صورت ہو جو پاؤں پر رنگ

شغل میں چاک گریبان کے ہو ہاتھ ہوشل

۱۷۷  
 خلق ہے گلِ عین کے لیے  
 نازہ رخسارِ ہوا آتشِ سودا کے لیے  
 کیونچہ چارو خطر ہوں دانا کے لیے  
 مصالون کو پیر پیر کو زنجار کے لیے

سرمایہ بازار نہ کیونچہ لگے سودے کا گل

۱۷۸  
 آج کل کی ہوشیاری سے  
 و خیرین ہستی کیا کیا جگہوں  
 نیشی کا سلسلہ پائین ہے از بسا بیہوش  
 موکلان کے ہر شمعِ شب فکر کا بیوں

چاتر چاتر جو قلم ہاتھ سے جاتا ہے نکل

۱۷۹  
 صیدکن طائرِ بھینوں کا خیر ہے نکل  
 زور بازو پیر کا ہے دیر ہے نکل  
 خاکِ بھینوں سے ہر شاید کہ خیر ہے نکل  
 کیا بھینوں خیر ہے کھینے میں مگر یہ نکل

کہ سیاہی سے ہر حرف کو سوئی کا گل

۱۸۰  
 جگہ نگار سے آہنِ علی کی خبر  
 پیرِ خوش بین علی کی ندادنی کی خبر  
 ربطِ الفاظ سے مطلب ہے بے معنی کی خبر  
 جو خنک کو نہ انشا کی نہ اعلیٰ کی خبر

ہوگی نظم کی انشا و خبر سب مہل

خام  
 کل کی ہوا نوید در ایچے غور  
 کہین گردش میں ہو چاہے کہین جاہ کا دور  
 کہبتی میں ہو غور طبع کے طور  
 کہین کچھ اور ہی ہو کہنے کھانا کچھ اور

لفظ بمعنی ہین اور معنی ہین سے اگل

۴۴  
 مہر و خرابات حرم اور گاہ  
 کی مہینوں کی گزشتہ میں  
 کہیں کہیں کی مہینوں کی گزشتہ میں  
 کہیں کہیں کی مہینوں کی گزشتہ میں  
 کہیں کہیں کی مہینوں کی گزشتہ میں

کوئی نہ نہ بچا دس سے نہ کوئی آتل

۴۵  
 نہجی شہنشاہ میں ہے چو چاہیں میں آید  
 کہ نصیب میں گیا ہے فلک عیسیٰ پر  
 کہجی شہنشاہ میں ہے چو چاہیں میں آید  
 کہ نصیب میں گیا ہے فلک عیسیٰ پر

لگا لگا کر کچھ گزرا کہیں سوے چل

۴۶  
 قہار میں ہر روز میں ہے چل  
 راہ میں کہ ہے شوق طبع کے چل  
 کہیں کہیں کی مہینوں کی گزشتہ میں  
 کہیں کہیں کی مہینوں کی گزشتہ میں  
 کہیں کہیں کی مہینوں کی گزشتہ میں

نہ بچا خاک اوڑا دس سے کوئی رشتہ چل

۷۰  
 حجاب پر قد و کھوپڑی کے ہند  
 زور چکھو جی دکھائے عجب نقاش نگار  
 بدغ منی نظر آتا ہے سراپا کھنار  
 بان بوج ہے کہ طبعیت اور یاد بوجبار

ہوئی آئینہ مضمون کی دو چندان صقل

۷۱  
 ساقیا تیری تو جیتے اولی کی طیڑ  
 کون کچھ کماڑے ساغزو مینا کی طیڑ  
 جہ نظر اپنی جگہ بند خضر کی طیڑ  
 روک منی سے بکھڑو تیری غلامی کی طیڑ

تاکنا ہے توڑیا کی سنہری بوتل

۷۲  
 طبع گریکین زمانہ گرا چین چین  
 سیکھ سکے کی بوجی سیر سیر چین  
 پیغلی کی نین بات ہوا کو سخن  
 کز در او بیچے نیست معراج سخن

ما توحین جام زحل شیشہ مرہ زیر بغل

۷۳  
 کوکھ زار ما بکا دیہا اوٹھا پاؤں  
 کہین کھٹا کھٹا نہیں کسکین پٹیا کھٹا پاؤں  
 کہوئی چنچہ ز دین نہ پڑا سیدھا پاؤں  
 گرنے پڑی تو ہوتا نہ کمان رکھا پاؤں

کہ تصور جی جہان جاند سکے فرق کوئل

۴۷  
 کہیں بی دہندی کا نہ تھا نہ نشان  
 پھیل چلی جاڑوں بہت گھاؤں  
 دھون اکھوں میں ایک ہی جلوہ گیا  
 یعنی اویں کے میدان میں پہونچا کر جہاں

۴۸  
 امان رکا اور نور کی ساری چہین  
 بادشاہ خود آجا تو جو نہیں کا توین  
 سبیل کی طرف ایک طرف ماہین  
 سرین کی آہیں کو سرین ذریعہ

۴۹  
 خرم برق تجلی کا لقب ہے بادل

۵۰  
 کہیں بہتی ہوئی نہ رہیں نہر عمل

۵۱  
 کوئی عقیدہ کا ذکر کوئی مشغول مراد  
 کوئی کلمہ نظر آیا کوئی بس بچود  
 جملہ کانون سے نکلنے کے بجائے  
 ہر باران میں ہے لاکھ کا درود

۵۲  
 کہیں بن نظر انی چھین چھین  
 کہیں غلمان ہتھ تے ہر  
 کہیں سنا دہیں عزرائیل  
 کہیں پچال تھی اسناد کہیں اسیر  
 کہیں چپ چکوت کہیں اسیر

۵۳  
 بہر سچ خداوند جہاں عسز و جل

۵۴  
 کہیں ضوان کا کہیں ساتی کوثر کا عمل

۴۴  
 محلِ باقوت کے تیار کہیں کا شانے  
 شمعِ نوارِ پادشاخِ نکو پروانے  
 نشانِ اندر کی تھی اور کوئی کیا جانے  
 کہ جتنی سے کسے دستِ نہان تو جانے

اک طرفِ نظر قدرت کے عیاںِ شیشِ محل

۴۵  
 صُوتِ دولتِ بیکرینِ شیشِ پیر  
 نظرِ حُمتِ اظہارِ شیشِ پیر  
 طالبِ طلبِ دیدارِ شیشِ پیر  
 عاشقِ جلوہ طلبِ گیارِ شیشِ پیر

نازِ معشوق کے پردہ میں کہیں حسنِ عمل

۴۶  
 کیا بیان ہو جو ان آنکھوں کی کج پوئیاں  
 پنجو نابِ بیکرینِ شیشِ پیر  
 نشانِ بیکرینِ شیشِ پیر  
 حسنِ بیکرینِ شیشِ پیر

بے نیازی کے ریا میں سے حکمتِ جنگل

۴۷  
 کونسا دیکھو کسے کسے شیشِ پیر  
 ششِ ششِ ششِ ششِ ششِ ششِ پیر  
 اک نیا چہلِ کھلا گیا شیشِ پیر  
 پرخِ ششِ پیر ششِ پیر ششِ پیر

انیا جکی ہیں شایینِ عرفا میں کو پل





۴۹  
سرور صند بادشہ چرخ و دین  
صاحب کونین فتنہ نصین  
ناصح صدق کزین مہبط انوار بین  
رج روح این بیت عرش برین

حامی دین ستین ناسخ ادیان و مل

۵۰  
ادب و بیان کتب دین جهان کتب  
شش بیت کتب و کتب و کتب  
نسخ و کتب و کتب و کتب  
نفت ایتیم لایت بین کتب

چار اطراف ہر ایت میں بنی مرسل

۵۱  
شوق سراجی سرورین بنی حکیم  
بوصفین تختہ عرش و عرش  
بازین نور سے طائر شہان حکم  
جی این آج کبھون مطلع برجہ اگر

و جدین آکے قلم ہاتھ سے جانہ اوہل

۵۲  
مطلع نانی عالم عدوی بین  
نار و لاک کا ہے عالم و سرخ و زحل  
نایع حکم بین مہر و سرخ و زحل  
مطلوع تغیل سب اک بات کہوں قلم و زحل  
منتخب نخبہ وحدت کا پتہ نور ازل

کہ نہ احمد کا ہوشانی نہ احد کا اول

۵۹۹  
 خوشنمائی پر نور کمان پائی صبح  
 آئینہ معرکہ کھلائے گا شرمناک صبح  
 رو بہ رو آپ کے کس طرح بھلا آئینگی صبح  
 دوزخ و زشتی کی بھی شرمناک چائی صبح

تا بد دور محمد کا ہے روزِ اول

۶۰۰  
 جسے انسان کو صیف ہو چہرہ کی  
 دیکھنے کو ہوئی شائقِ نظرِ اور کی  
 دوی نورانی سر سے رہا جب کہ کی  
 اشیاءِ برائی میں خجلی سے خجج اور کی

پر لگی گردنِ رزف میں سنہری مہکلی

۶۰۱  
 شمعِ سحر میں پائی صبح  
 آج مجھ کو محبِ محبوبین کے چاہی صبح  
 فخرِ غازی عاشقِ شکر میں پائی صبح  
 جہنم میں ہو گیا عیدِ عیش میں پائی صبح

خاک سے پاؤں مقدس کی لگا کر صندل

۶۰۲  
 کہلنت پر پائی صبح  
 جھپٹت پر پائی صبح  
 اولیت پر پائی صبح  
 فضیلت پر پائی صبح

اولیت پر تری مسفق ادیانِ دہل

<p>۵۲۰ جو وزیر سے ہوئی دولت بجان کم فیض وزیر سے ہوئی عظمت بجان کم عدل وزیر سے ہوئی سطوت بجان کم لطف وزیر سے ہوئی نکت بجان کم</p>	<p>۵۱۹ چاند بارخ پور قمر خال سیل چنگ نظر کو آنے بن ملک کو خیل شاہ کاکت واسر در منزل ذیل شاہ حضرت کا اثر شد بدو لام دلیل</p>
<p>۵۱۸ قمر سلطنت کفر ہوئی مستاصل</p>	<p>۵۱۷ صادق ماراغ بصر سر در چشم اکمل</p>
<p>۵۱۶ جو کشت پہلے مقابل بد بختیادانی دست خدایا کے آگے ہوتے دیبا دانی مردمین میں یہاں خضر و سجادانی بجٹ جاوین اعلیٰ کے پہنچنی ادانی</p>	<p>۵۱۵ پیش قدمی کے آگے اس کے پہلے جا پھینم شک خاک کے پہلے پاؤں سے نکلتا پھینم خیش نیش سے اس کے کٹ جا پھینم چھلکات باجھ پھینکے سب جا پھینم</p>
<p>۵۱۴ صورت جو دین اکثر کے مراد سے قفل</p>	<p>۵۱۳ جس جگہ پاؤں کھین سجدہ کرنی تامل</p>

ما شاء  
 فصل اول کی سہارنی اور سچا و شبیہ  
 سہارنی کوئی چچا و شبیہ  
 سہارنی کوئی شبیہ  
 فصل دوم ان سہارنی و شبیہ  
 سہارنی کوئی شبیہ

فہم  
کہ جسے بولتا ہے غریب خدا غریب خدا  
غریب کہ ہو مطلوب خدا غریب خدا  
بہشتوں خوش اسلوب خدا غریب خدا  
کہا ہو کہ میں محبوب خدا غریب خدا

شان نیزنگی مطلق ہے تجھ رنگ محل

اک ذرا دیکھ سمجھ کر مری چشم احوال

عبد مہدیین کو مجازاً پکا عبرت کا نظام

نملہ  
عہدہ سے رہا و عدت و کثرت کا خلاف  
کوئی بجا نہ نہکا و عدت و کثرت کا خلاف  
ذات اطہر سے اٹھا و عدت و کثرت کا خلاف  
رفع ہو گیا نہ تھا و عدت و کثرت کا خلاف

پہنچنا ہی کو نیاز آپ کا نازش کا محل

میثم احمد نے کیا آ کے یہ قصہ فہیل

<p>۱۱۱۱          اور خداداد موصوعہ کا زیبا دل دلی          امج دیکھ کر اپنے پتہ پر دلی          قلب شک ہی کو چھلکے سے بین اعلیٰ دلی          نظر سے جیسے احمدین اگر دلی دلی</p>	<p>۱۱۱۱          جھٹکے تجھ بے نیاز سے کیا کیا دلی          اپنی خوشی کا دکھاتا ہے کر شاہ دلی          نظم جو آن سر اپنا دلی          کیا بھگا کیوں کی جانب کو ہی قیاد دلی</p>
<p>۱۱۱۱          دوز محشر ہوں انہی مری آنکھیں احوال</p>	<p>۱۱۱۱          سجدے کرتا ہے سویر بڑ بٹھا بادل</p>
<p>۱۱۱۱          پہل شہزاد افان ہے مود جلیج          دلی برائے نشان ہے مود جلیج          کر نیست کی خان شہزاد جلیج          پورا ہی طرز کی نشان ہے مود جلیج</p>	<p>۱۱۱۱          حق کو جان میں جو شہزاد افان جلیج          پورا دلی سے بنا تھا جلیج مود جلیج          اب جو بچا کر لیا بات ہے دیر انداز جلیج          چھوڑ کر تیکہ رہنمائی دوزخ خانہ جلیج</p>
<p>۱۱۱۱          کہ ہی امیر پیر میں اک قایمہ چھ بادل</p>	<p>۱۱۱۱          آج کہہ میں بچا ہے ہے صلا بادل</p>

۵۱۵

زینبیبائی بین ایسا کہ کسی نے پایا  
کشتن برین بمراد آبا بایا  
بجگشت آرد ل بین تصور آبا  
بجز بچ کو اذ صیاری لگا کر لایا

۵۱۶

صلح اہل عموالت زمین کوئی حضور  
سر گلزار جان فاست و بجز حضور  
جلوہ نور خدا روشنی روئے حضور  
قدہ اہل نظر کعبہ ابروئے حضور

شہسوار عربی کے لیے کا لا بادل

موی سر قید کو گھیرے ہو کا لا بادل

۵۱۷

شیرین غریب بین ہو ستم  
عش پرورش عشق میں خالق کے پیغم  
بنغ رضوان میں قیامت کو پہنچا پیغم  
بجایگان میں بول عربی دست پیغم

۵۱۸

آبد ہو کے عیان کیلکونی ہو بین  
جغد نام کیوں او سکو بونی ہو بین  
خیر قابل شمع پر نور کے ہوئی سہ بین  
رشتہ کے شعلہ رخسار کے رونی جو بین

دست خاص خداوند تعالیٰ یا بادل

میں سے کو بہر پیار کھو ہوے پلا یا بادل

۱۱۱  
گرکعبین شاہ کی پائے لذت  
خضر کو چشمہ ظلمات و ہونی نفرت  
آب زندان مبارک سے بر در خجلیت  
دور پہنچی لب جان بنی کی شدت

سن ذرا کہتے ہیں کیا حضرت عیسیٰ مبادل

۱۱۲  
دردِ لاسِ اوتون کی خوشی  
سکنِ قفر میں وہ تو یہ جسم  
دستِ رستے بنایا برا  
ختمِ انصاف کو کیا پکے دندانِ شریف

عزیمت ہے تیرا گر چہ یگانا بادل

۱۱۳  
بیا بیج کا پتہ غیبِ شکر اور ہجر  
جگہ غمخوئی کی بجائے جوشِ شکر  
ذاتِ عالی کو پہنچا کی نہیں رہا  
نجانہ نہ دیا درختوں کا در اندر

شبِ معراج میں تھا عرشِ معلّٰی بادل

۱۱۴  
بر ملکِ غائب سر کی پہنچ نہ تھی  
حقِ نوہ کے خدا کو بھی جدائی ہوئی تھی  
لائی ہیرا پر و کرک جو تھار فارینِ طمان  
سہ روزت میں تھا ہندم برقِ براف

مرغزارِ جہنم عالمِ بالا بادل



۴۲

چار نو بیت اسلام کی آتی ہے صد  
شش صحت بین از سببین بیک  
دو جهان میں سے زبول پوشیدہ بال  
ہفت اقلیم میں اس دین کا جگہ لڑکا

۴۵

شان انفع سے زخا ذات کی کیا  
دو دو عالم میں نہیں نہیں یک  
اس بند کی پٹھان کے بیان و بجا  
ہر آنے کا ترسے ہر بن در و بیک

خاری عام رسالت کا گرجا بادل

۴۶

خود خود سے نہ کرے عجب  
موجود چیز سے خلق انہ کے  
فدا جان نہ کرے نفس عدم کے  
دین اسلام کی تیغ دو دم کے

۴۷

خجائی جو کر عجب محبت سے  
باز نیم کا پاگاہ و جنت میں نصرت  
نور غیاث کو خوشتر بن سے سامان  
مردہ فیض جہاں سے سالی علی

یا اوٹا قبلہ سے دیتا ہوا کا نہ جا بول

فلک پیر کو لایا دیے کا نہ جا بول

۱۲۰  
 رعب غیب اسان او عالم کے جری  
 جوہ جو چیل ہوئی نیان کی جہری  
 جملہ صاف میں اوطوسے کمال تخریبی  
 تنغ میدان شجاعت میں جگتی بجی

۲ تھو گز اسخاوت میں برستا با دل

۱۲۱  
 بت پرستی کے لیے تاجا کر دیا دیا  
 شیعہ نفعتی تبار کہ ہو جائیم بغیر  
 کہتے آئین میں بل جتن ملک شعی و طیر  
 محسن کچھ گز اسخاوت کی یہ

کہ اجابت کا چلا آتا ہے گہر تا با دل

۱۲۲  
 مطلع راج  
 روضہ پاک اپنے بند بیکار کے لیے  
 انجم ماہ جلائے میں چار و شعل  
 مرج کل دیو یاقی سے خجرو روزاں  
 سج اعلیٰ زری سرخاوت کے لیے

یرے ایمان مفصل کا یہی ہے محل نثر

۱۲۳  
 شمس حسان کی ہو چھپی فیض عالی  
 رنگ تفصیل دکھائے سخن اجمالی  
 وعد میں طبع ہو نکلا کرین مضنون حالی  
 ہونا کہ رہے نفعتی و نیرے خالی

نہ مر اشعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل

<p>۱۳۱          گنجینہ کائنات میں جو کچھ ہے          مع ارباب طلب رشتہ کی نیند واپس ہو جائے          لغت ہی کا بحر و شہادہ فطرت ہو جائے          دین و دنیا میں کسی کا نہ سہارا ہو جائے</p>	<p>۱۳۲          دل میں جو آرزو امان ہے نہ نام مرگ          سر پہ بانی پوچھ کی ارمان ہے نہ نام مرگ          شوق دیدار میں غمخیزان ہے نہ نام مرگ          آرزو ہے کہ نہ ادا و حیاں ہے نہ نام مرگ</p>
<p>صرف تیرا ہی بھروسہ تری قوت تیرا بل</p>	<p>شکل تیری نظر آگے جب آئے اہل</p>
<p>۱۳۳          ہر چیز کی نسبت غنیمت فکراں خضر بنیر          بنیر و زنگان غاصد کے ہو یا اچھ بنیر          ایجاد و نہ جہان شاخ دعا کو کر بنیر          ہو یا ریشہ اسید وہ نخل سے بنیر</p>	<p>۱۳۴          دوبرو ناگھونک اردم میں خنصوت بنیر          ہو شب بکر کے کچھ کا شکل شب قدر          نفس امارہ کا دل سے چپ کوئی غدر          نام احمد بن زبان سے بلا میثم صدر</p>
<p>جسکی ہر شاخ میں ہوں پھول ہر اک پھول میں چل</p>	<p>لب پہ ہوں صلی علی اہل بیت و غر و حل</p>

۱۳۵  
 بخشش عاصی که نوین پیکر  
 سہل و نازکی تھی محبوباں کا حیل  
 جان غمزدگی کی بے جذب محبت ہوئیں  
 راج و بری کہیں پیر یون غم زایل

کہ مرہ کھان مہیے کو جو چلتی ہے تو حل

۱۳۶  
 دم بھونکتے فنا مہر محبت کا زری  
 خاندان جسم بن نقش ہے صورت کا زری  
 مین و ازل بندہ بدم غنائت کا زری  
 مہر دن پاشا رہو شفاعت کا زری

نکھر دہ تو نہ کرو یکہ دیا جا بیگا کل

۱۳۷  
 عشق و شوق لا مہر لالہ کی محبت  
 دل میں پاش اکسیر بین خوشنویس  
 غبار آفت تصور کہ درست ہو سکے  
 یاد آئینہ رخسار سے چہرے کی بجائے

گوشت قبر نظر آئے مجھے پیش محل

۱۳۸  
 کہیں جہنم کی درد کا پیر کی بجائے  
 جہنم بخشے کے سبب لاج پناہ فرما  
 دین خست کو بچا کر کہیں نہیں نہ  
 بی زبان پنجہ کیوں کہیں گھر نہ

نہ اوٹھنا تو کوئی تکلیف نہ ہو نا بیکل

۱۳۹

دل میں دنیا کا نہ ارمان ہے بغض  
خوشی کا نہ بھجان ہے بعد فنا  
شغلِ دل بیان ہے بعد فنا  
رخ اور کار و دھیان رہے بغض

میرے ہمراہ چلے راہِ عدم میں شغل

۱۴۰

آپ کے اظہارِ عفت کی ہو چوڑی  
صدیقِ بڑا دل نیک عیش کے پیچھے  
نونا کی بغاوت پہن آبرو شریف  
خفت ہونا بر گناہانِ ثقیل اور خفیف

آئینِ میزان میں جہاں صبح و عقل

۱۴۱

تنت کی اجمال سے نہیں پٹا  
محبوبِ شان کوئی ذات ہے جس کا پٹا  
دلِ شغف کی آغوش ہی شامِ بچھا  
میری شامت ہے ہوا سے کیسی بچھا

عارضِ شاہِ محشر ہو اگر حسنِ غسل

۱۴۲

عزیزِ دنیا ہی ایشیہ و الہام  
کہ قدم سے جدا ہو جی شہِ ایمان  
دیکھ کر کہ گنجینِ کبریا وہ آباد  
صفتِ شکر ہے کہ نہ ہو نورِ راج

ہاتھ میں ہو یہی ستارہ قصیدِ غزل

ایں شکر بزمین سب ایک زبان باشند  
 چو بزمین سے آواز عیان باشند  
 زمین چو بزمین اشارت کے کہ بان باشند

سمت کاشی سے چلا جانب ستر ابدول

## تمام شد

شخصی  
 مناسبت

تقریباً دتارخ از طبع وقاد المل الکل سمر آمد شہر اجاب بولوی ابوالقاسم  
 ہرزہ گرد شہرستان رسوائی عشی نکت و فیش کہ در جهان چچی و ناکامی  
 بابو القاسم فضل رب عجب شی کوس بلند آوازی مینواز و پیشکاه کار کیا فی قدر و معانی  
 اجمعی دوران ثانی فرزوق و فحطان مخدومنا المعظم سید کاظم حسین صاحب  
 شیفہ خیالات بہاء خود را در نور و تاریخ بامید اجابت ارملغان میفرستد  
 و خود را بہ تناسی قبول امیدوار اثر میسندے

وای بر این خواش بی سوا و نه

## تاریخ طبایع حمیمه

کاظم حسین شیفته کز فکر عرش پوی  
پاشید در جهان سخن کلک نوش  
افشاند بر سپهر خیال مغبرش  
رضوان کراز لطافت طبعش خرد هر  
گر نظم را بنجامه صلاحی بقا ز ند  
بنوشت خمسه که بغزین اگر دمی  
آموخت روزگار طبع مهندش  
آن دو صد را که محسن کا کورونی شانند  
بالای آن حد لقیه رگ کلک شیفته  
صد بافته بکار گش بگری عیان  
چون خمسه را فرست بمطبع بر آچاپ  
عرشی شش فته ام بزبان قبولیت

بی زردبان رسید به عرش سخنوری  
صد چشمه های نور چو خورشید خاوری  
صد طبله های مشک چو جعد مغبری  
سجده کند بخاک درش آب کوثری  
آب خضر بر آورد از گلک عنبری  
صد بلخ آفرین دمدار گور عنبری  
این نعت گوی و آداب بوفری  
در خاکنای هند ز نعت پیغمبری  
گم گم در باغبانی و گم گم در کوثری  
رشتک ثار رومی و دیباشته  
از حسن چاپ عقد پی بستی یا پند  
این شعر را که خواند به صد ناز و دلبری

در یک هزار و دویست و شصت و شش  
مطبوع گشت ختمه نعت پیر بری

قطعه تاریخ و صنعت صوری معنوی

از نتیجه افکار فنی سیرک لاج الدین احمد جابری

فکر جناب شیفته کاریج کرد	بدید جان تازه درین پیکر خیال
بنگرنج عروس سخن را بجن دریب	آراست ماسطه فکر با کمال
همانکه حسن شاد پاک قضین را	هر نه شد ز ختمه بندیت و جمال
حسن به فکر محسن و تخمین پیشینه	ناز کج خیال او بود این چه خوش حال
بگزر دلاز طول و بگو حرف مختصر	میشل به قضین و شد ختمه پنهان

کتاب سراج سال ز بهرت شمار کرد  
بس یک هزار و دویست و شصت و شش سال حال

۱۳۰۶ هـ

ایضا در صنعت معنوی

ختمه بی بدل طبع گشت  
تحت تصدیق و شعر آن است